Mohd Jaan
Panpeing(?) Srinagar

بعون صانع بیمثال کمپنی [illegible] فضل [illegible]

رسالہ

انشائی اردو

جس کو حسب الحکم

کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر صاحب
پبلک انسٹرکشن مدارس پنجاب مولوی کریم الدین صاحب ڈپٹی
انسپکٹر مدارس لاہور نے تصنیف کیا اور طریقہ تحریر خطوط اور کاغذات
ضروری معاملات کا [illegible] تصحیح اور تنقیح مالا کلام

جناب قبلہ گاہی صاحب دام

والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ دام مجدہا	والدہ	۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انشا کے معنی لغت میں لکھنا اور پیدا کرنا ہے اور اصطلاح میں وہ فن ہے جس سے طریقہ لکھنے خطوط اور کاغذات مروّجہ معاملات دنیوی اور دفاتر سرکاری کا معلوم ہو پس اُردو میں انشا جو کاغذات مروّجہ مابین عوام و خواص اور دفاتر سرکاری کے سکھلانے کی متکفل ہو آسان ترکیب پر مرتّب نہ ہوئی تھی اس لیے حسب الحکم جناب کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک پنجاب کے بندہ کریم الدین نے درمیانِ ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء کے یہ کتاب تیار کی اور اس لیے کہ بچّوں کو نام بآسانی یاد رہے انشاے اُردو نام رکھا۔

فہرست حصّہ اوّل انشاے اُردو

یہ کتاب چار باب پر منقسم ہے

باب اوّل۔ اسمیں وہ خطوط ... قسم ... لکھے جاتے ہیں چونکہ اس طرح کر

فصل اوّل۔ اسمیں وہ خطوط ہیں جو خوردوں کی طرف سے بزرگوں کو لکھنے ہوتے ہیں۔
فصل دوم۔ اسمیں وہ خطوط ہیں جو بزرگوں کی طرف سے خوردوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔
فصل سوم۔ اسمیں درجہ مساوی کے خطوط ہیں۔

حصّہ دوم

باب دوم۔ اسمیں عرضی لکھنے کا طور بتایا ہے اور چند نمونے عرضیوں کے لکھے ہیں۔
باب سوم۔ اسمیں چند ضروری کاغذات سرکاری ہیں جو دفتر اور کچہریوں میں لکھے جاتے ہیں۔
باب چہارم۔ اسمیں وہ کاغذات مندرج ہیں جو معاملات دنیاوی میں دنیاداروں کے کارآمد ہوتے ہیں

باب اوّل

فصل اوّل۔ اسمیں وہ خطوط ہیں جو خوردوں کی طرف سے بزرگوں کو لکھے گئے ہیں پس اس مقام پر یہ بتانا ضروری ہی کہ جب کوئی شخص جو رتبے میں خورد ہو اور کسی بزرگ کے نام خط لکھے تو کئی باتوں کا اُسکو خیال رکھنا ضروری ہو اول یہ کہ سرے پر لقب اُسکا لکھے بعدازاں آداب و تسلیمات سے خط شروع کرے اور آداب کا لحاظ بہت رکھے اور عبارت خط کی مؤدب فصیح الفاظ عام فہم میں ہو اور آخر میں سلام یا دعا پر خط کو ختم کرے القاب سب بزرگوں کے اس جگہ لکھے جاتے ہیں ان کو یاد رکھے اور یہ بات اس جگہ بتانا ضروری ہی کہ بڑے بڑے آداب و القاب لکھنے اسوقت فصحا پسند نہیں کرتے اور قطع نظر اسکے اگر خیال کیجیے تو ایک طرح کی بے ادبی اور ہنسی ایسی عبارت میں عقلا کے نزدیک داخل ہو اس لیے پرانی انشاؤں کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔

القاب

۱	باپ	جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلکم
۲	والدہ	والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ دام مجدہا

۳	دادا	جناب قبلہ وکعبہ دادا صاحب دام ظلکم۔
۴	نانا	جناب قبلہ وکعبہ نانا صاحب دام ظلکم۔
۵	پیر	ہادیِ دین مرشدِ راہِ متین پیر صاحب دام ظلکم۔
۶	دادی	جناب دادی صاحبہ معظّمہ ومکرّمہ سلامت۔
۷	نانی	جناب نانی صاحبہ معظمہ ومکرّمہ سلامت۔
۸	پھوپھی	جناب پھوپھی صاحبہ مکرّمہ سلامت۔
۹	مُمانی	جناب مُمانی صاحبہ مشفقہ ومکرمہ سلامت۔
۱۰	خالہ	جناب خالہ صاحبہ مکرمہ سلامت۔
۱۱	ماموں	جناب ماموں صاحب قبلہ وکعبہ سلامت۔
۱۲	خالو	جناب خالو صاحب قبلہ وکعبہ سلامت۔
۱۳	بڑا بھائی	بھائی صاحب مشفق ومکرم بندہ سلامت۔
۱۴	بڑا سالا	ایضاً۔
۱۵	بڑی بہن	ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ سلامت۔
۱۶	بڑی سالی	بہن صاحبہ مکرمہ سلامت۔

باپ کے نام

بعد اداے آداب کے عرض یہ ہو کہ مدت ہوئی کوئی عنایت نامہ آپ نے نہیں بھیجا بروقت تشریف لے جانے کے آپ نے ارشاد کیا تھا کہ جب ہم لاہور میں پہونچیں گے تو تم ہم کو یاد دلانا ہم گورنمنٹ اسکول میں جاکر وہاں کے طلبہ کا طریقۂ تعلیم زبان انگریزی کا دریافت کرکے اور کتب خانۂ سرکاری سے اچھی اچھی تدبیر ترقی علم کی کتابیں وہاں کے عقلمندوں اور اُستادوں سے دریافت کرکے تم کو بتائیں گے جس سے زبانِ انگریزی میں تم بہت جلد ترقی کرجاؤ گے اس لئے بندہ نے یہ نیاز نامہ بطور یاد دلانے آپ کے اقرار کے روانہ کیا ہو آپ اپنا

سبب بود و باش اور وہاں کی سکونت اور حال مزاج کا کہ آپ کس طرح پر ہیں تحریر فرمائیں
هم لوگوں کی تسلی فرمائیں

والدہ کے نام

بعد ادائے آداب و نیاز کے عرض یہ ہے کہ جس دن سے آپ لاہور تشریف لے گئی ہیں سب خورد و کلاں آپ کو یاد کرتے ہیں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ایک مہینے کے بعد جلدی آؤں گی سو دو مہینے کا عرصہ گذر اب تک آپ نے کچھ وجہ دیر کی تحریر نہیں فرمائی یہاں پر سننے میں آیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہادر کے دفتر میں کئی کتابیں عورتوں کے پڑھنے کے واسطے اردو زبان کی بھی تیار ہوئی ہیں از انجملہ پند سودمند چھپ چکی ہے وہ کتاب بہن کے واسطے خرید کر کے ضرور روانہ فرمائیں اور چونکہ زبان اردو میں بڑی بہن زیادہ ترقی کرنا چاہتی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلد "خطِ تقدیر" کی بھی لیتی آئیے اور آپ جلد تشریف لائیں اگر ابھی آنے میں عرصہ ہو تو وجہ دیر کی تحریر فرمائیں تاکہ ہم سب کو تسلی ہو۔ فقط

دادا کے نام

بعد ادائے آداب کے عرض یہ ہے کہ بروقت رخصت کے آپ نے ارشاد کیا تھا کہ اگر رحمت اللہ محنت کر کے حساب سیکھ لیوے اور کاغذات پٹواری میں خوب مہارت حاصل کر لیوے تو ہم ضلع گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب سے اس کی سفارش کر کے نوکری دلوا دیں گے پس جناب اُس نے اس نصیحت پر ایسا عمل کیا ہے کہ رات و دن محنت کر کے حساب بخوبی سیکھ لیا اور سب کاغذات پٹواری کے یاد کر لئے ہیں۔ بلکہ مجموعۂ تعزیرات ہند میں بھی خوب مہارت کر لی ہے اب وہ لائق بڑے عہدے کے ہے اگر حضور اُس کو صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو پیش کر دیں تو بندہ اُس کو آپ کی خدمت میں روانہ کر دے۔ فقط زیادہ نیاز

اس طرح پر چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کو خط لکھے جاتے ہیں مگر اول سطر میں القاب اسکا لکھنا چاہئے کہ جس کے نام خط لکھنا ہو اور تفصیل القاب کی اوپر گذر چکی ہے۔

فصل دوم

اس میں وہ خطوط ہیں جو بزرگوں کی طرف سے خوردوں کو لکھے جاتے ہیں اُن کے القاب لکھنے کا طور مختصر یہ ہے جو نقشۂ ہذا میں درج ہے۔

نقشہ القاب خورداں

۱	بیٹا۔ پوتا	برخوردار نورچشم راحت جان طول عمرہٗ۔
۲	بھتیجا سالی کا بیٹا	فرزند دلبند جگر پیوند فلاں طول عمرہٗ۔
۳	چھوٹا بھائی	برادر بجاں برابر مسمی فلاں سلامت۔
۴	چھوٹی بہن	ہمشیرہ عزیزہ دامت عصمتہا۔
۵	چھوٹی سالی	خواہر نیک اختر دام عفتہا۔
۶	بیٹی	قرۂ باصرہ بی بی فلاں سلامت۔
۷	پوتی	نورچشم لخت جگر بی بی فلاں سلامت۔
۸	نواسی	ایضاً
۹	بھانجی	ایضاً
۱۰	بھتیجی	ایضاً

باپ کی طرف سے بیٹے کو

بعد دعائے درازی عمر اور حصول سعادت ابدی کے واضح ہو کہ ہم تاریخ تیرہ جنوری کو داخلِ لاہور ہوئے بعد تماشائے شہر و مکانات کے گورنمنٹ اسکول بھی دیکھا واقع میں اس جگہ تعلیم بہت اچھی ہوتی ہے یہاں کے ماسٹروں سے ہم نے ملاقات کی تو سب کو بااخلاق پایا بالخصوص مدرس اوّل تو یہاں کا بہت خلیق اور خنداں پیشانی ہے اُن سے بعد گفتگوئے بسیار کے یہ طریق تحصیل زبان انگریزی کا ہم کو دریافت ہوا کہ حساب اور الجبرا اور تحریر اقلیدس تو اُردو زبان میں تم کو سیکھنی چاہئے کیونکہ یہ علم کی کتابیں ہیں

اُن کو تم اپنی زبان میں اچھی طرح سمجھ سکتے ہو اور انگریزی زبان کی کتابیں اوائل میں تو
چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی یاد کرو پھر تاریخ اور قصہ جات اور علم ادب کی کتابیں پڑھنا
مگر جس دن سے انگریزی شروع کرو اُس دن سے دو باتوں کا التزام اپنے اوپر کر لو ایک یہ کہ
ہجے الفاظ کے جہاں تک ہو سکیں بہت صحیح طور سے یاد کرنا اور لکھنے کی مشق بھی ساتھ ہی کرنی
ضرور ہے اور املا انگریزی خوب لکھو دوسری بات یہ ہے کہ جس انگریزی خواں سے ملو انگریزی
بولنے میں شرم نہ کرو اگرچہ پہلے پہل غلطی بھی کروگے مگر پھر صحیح اور صاف بولنے لگو گے
دیکھو جب تم چھوٹے سے بچے تھے اور بول نہ سکتے تھے تو صرف تاتا گونگے کے موافق کیا کرتے
تھے جس قدر قوتِ ناطقہ کھلی اور عقل بڑھی تو ہم نے تمہاری بولی صحیح کی تم ہم سے بولتے ہی بولتے
ایسا صاف بولنے لگے کہ اب تم بلا سوچے اور بدون فکر کے کہ کون سا لفظ پہلے بولوں اور
کون سا پیچھے صاف بولتے ہو اسی طرح انگریزی زبان میں بھی لیئق ہو جاؤ گے۔ بیت

مرد باید کہ ہراساں نہ شود	مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

اور کتابیں تمہارے واسطے میں نے اس لئے زیادہ خرید نہیں کی ہیں کہ مجھ کو تجربہ کاروں
اور یہاں کے اُستادوں نے یہ نکتہ بتا دیا ہے کہ جس لڑکے کے پاس بہت کتابیں ہوتی ہیں وہ
لڑکا ترقی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ وہ کبھی ایک کو پڑھتا ہے کبھی دوسری کتاب کو ڈانواں ڈول
اُس کا مزاج ہوتا ہے اس لئے ایک ڈکشنری اور ایک کتاب پڑھنے کی تمہارے واسطے روانہ
کرتا ہوں تاکہ اُس کتاب کو خوب یاد کر لو پھر اور کتابیں تم کو لے دوں گا۔ زیادہ دُعا۔

چھوٹے بھائی کے نام

بعد دعائے جاں درازی کے واضح رائے عزیز ہو۔ مدت دراز گذری کوئی خط تمہارا
نہ آیا۔ ایک دوست کے خط سے ثابت ہوا کہ تم بیمار ہو اس خبر کے سُننے سے زیادہ بیقراری ہوئی
تم کو مناسب ہے کہ جلد تر اپنے مزاج کا حال لکھو کسی ہندوستانی حکیم کا علاج نہ کرنا وہ دوائیں
زود اثر نہیں ہیں اور تشخیص بھی بیماری کی وہ لوگ اچھی نہیں کر سکتے ہیں۔ کسی ڈاکٹر کا

علاج کرو اور خوراک کم کر دحتی المقدور بھوک سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ ہوا کی تبدیلی بھی اگر مناسب ہو کر دینا نہیں تو وہاں کے ڈاکٹر سے ایک سارٹیفکیٹ لے کر نوکری سے رخصت حاصل کر کے اگر یہاں پر آجاؤ گے تو آج کل لاہور میں اچھے اچھے ڈاکٹر جمع ہو رہے ہیں تمھارا علاج خاطر خواہ ہو جاوے گا بعد صحت پھر اپنی نوکری پر چلے جانا۔ فقط زیادہ دعا۔

چھوٹی بہن کو

بعد دعائے سعادت مندی اور نیک اطواری کے واضح ہو میں نے سنا ہے کہ اب تم نے کئی کتابیں اردو زبان کی پڑھ لی ہیں اور رات دن لکھنے پڑھنے میں کوشش کرتی ہو اگر لکھنا بھی سیکھ لو تو بہت مفید ہے دیکھو اگر لکھنا آتا تو اسی وقت میرے خط کا جواب لکھ کر روانہ کرتیں اب کسی غیر سے خط لکھوانا پڑے گا چھ مہینے کی مشق میں تم کو بہت اچھا لکھنا اردو کا آسکتا ہے۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں میری طرف سے بہت بہت آداب نیاز عرض کرنا اور استانی جی کو بھی میرا سلام پہونچے۔ فقط زیادہ دعا۔

چھوٹی سالی کو

بعد دعائے جاں درازی و ترقی مدارج کے واضح ہو کہ تمھارے خاوند سے راول پنڈی میں ملاقات ہوئی تھی انھوں نے مجھے پانچسو روپے تمھارے واسطے دیے ہیں ہنڈوی اس کی بنوا کر روانہ کرتا ہوں جس وقت یہ ہنڈوی پہونچے سا گرمل ساکن لاہور سے وصول کر کے رسید مجھ کو لکھنا اور چونکہ احتمال ہے کہ کسی اور کے ہاتھ میں یہ روپے نہ چلے جائیں اس لئے تم اپنے ہاتھ سے رسید اور خیر و عافیت اپنے مزاج کی لکھ کر روانہ کرو تاکہ میری تسلی ہو اور تمھاری بعینہ وہی رسید پشاور کو روانہ کر دوں گا تمھارے ہاتھ کی رسید دیکھ کر ان کی بھی تسلی ہو جاوے گی۔ فقط زیادہ دعا۔

بیٹی کے نام

بعد دعائے جاں درازی و عمر کے واضح ہو کہ تمھارے لئے لغت روانہ کرتا ہوں جو لغت

فارسی یا عربی کسی کتاب درسی کا ہوگا اُس کے معنی اُردو میں لکھے ہوئے تم کو اس کتاب میں ملیں گے اور جہاں تک ہو سکے ترقی اپنی زیادہ کرتی جاؤ اور سوائے پڑھنے کے کبھی کبھی گھر کے کام میں بھی مصروف ہو کر کھانا پکانا اور سینا اور جالی کاڑھنا اور موزہ بنانا وغیرہ جو بھلے مانسوں کی بہو بیٹیاں کرتی ہیں سیکھا کرو کیونکہ زمانے میں ہنرمند آدمی محتاج نہیں رہتا اور مجھ کو شوق ہے کہ جس وقت میں لوٹ کر گھر پر آؤں تو تم کو ان سب ہنروں میں کامل پاؤں اور اپنی چھوٹی بہنوں کی تادیب سے بھی غافل نہ رہنا اُن کو بھی لکھنا پڑھنا حساب بھی ضرور سکھاتی رہنا۔ فقط زیادہ دُعا۔

تیسری فصل اس میں درجہ مساوی کے خطوط ہیں

نقشۂ القاب

نمبر	نام	القاب
۱	دوست	مشفق و مہربان من سلامت۔
ایضاً	ایضاً	محب و دلنواز من سلامت۔
″	″	مجمع مکارم اخلاق سلامت۔
″	″	مخلص با اخلاص سلامت۔
″	″	دوست باصفا سلامت۔
۲	بیوی	بیوی صاحبہ محرم راز ہمدم و ہمساز من سلامت۔
″	″	انیس خاطر غمگین تسکین بخش دل اندوہگین سلامت۔
۳	شیخ	شیخ صاحب شفیق بندہ سلامت۔
″	″	شیخ صاحب کرم فرمائے بندہ سلامت۔

۴	سید	سید صاحب شفیق بندہ سلامت۔
"	"	میر صاحب مشفق بندہ سلامت۔
"	"	سید صاحب کرم فرمائے بندہ سلامت۔
"	"	میر صاحب مکرم بندہ سلامت۔
"	"	سید صاحب معظم بندہ سلامت۔
۵	خان	خاں صاحب مہربان من سلامت۔
۶	میرزا	میرزا صاحب محسن محباں سلامت۔
۷	منشی	منشی صاحب مکرم دوستاں سلامت۔
۸	پنڈت	پنڈت صاحب مشفق و مہربان سلامت۔

دوست کے نام

بعد ادائے مراسم اشتیاق آنکہ مدت ہوئی کوئی خط آپ کا نہیں آیا دوستوں کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کوئی مکان نیا بنواتے ہیں اس لئے دوستانہ التماس کرتا ہوں کہ لاہور کے مکانات کے موافق ہرگز نہ بنوانا جہاں تک ہوسکے مکان کا صحن بہت فراخ رکھنا مناسب ہے اور ہوا کی آمد و رفت کا دھیان رکھنا تاکہ ہر ایک طرف سے تازہ ہوا اُس میں آسکے اور جائے اور گرمی اور برسات کے آرام کے مکانات بھی اس میں ضرور تعمیر کیجئے گا باورچی خانہ ایسی طرف بنائیے گا کہ اُس کا دھواں مکان کو کالا نہ کرسکے۔ گھوڑے، بیل، گائے کے باندھنے کی جگہ بھی فراخ رکھنا اور قریب زنانہ مکان کے ایک مکان مردانہ نشست کا بھی بنوائیے گا اور مردانہ مکان میں ایک کنواں ضرور کھدوائیے گا تاکہ پانی کا بھی آرام ہو جائے اور شمال رُخ کے دالانوں میں چونکہ اکثر ہوائے نفیس آتی رہتی ہے اور اکثر سایہ بھی رہا کرتا ہے اس لئے دالان در دالان جنوب کی طرف ایسا بنوائیے گا کہ اُن کا رُخ شمال کی طرف ہو اور اگر کچھ ضرورت شے کی ہو تو بلا تکلف لکھ بھیجیں تکلیف نہ اُٹھادیں بندہ یہاں سے روانہ کردے گا۔ فقط

بیوی کے نام

بعد بیان اشتیاق ملاقات کے واضح ہو کہ میں بہت اچھی طرح سے ہوں آپ کی خبر خیریت مزاج کی چاہتا ہوں آپ کے حسب فرمائش چار تھان و پہلے گھٹے کے اور پانچ تولے لیس سنہری اور ایک صندوقچہ زیور رکھنے کا اور پچاس ؁ روپیہ نقد بدست گمانی کہار کے میں نے روانہ کئے ہیں جس وقت وہاں پہونچے سب اسباب لے کر رسید اپنے ہاتھ سے لکھ کر روانہ کیجئے گا تاکہ تسکین دلِ حزیں کو حاصل ہو۔ فقط

شیخ کے نام

بعد سلام و آرزوئے ملاقات کے واضح رائے ہو بندہ اچھی طرح ہے اور خدا کی درگاہ سے آپ کے مزاج کی خیریت چاہتا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ امرتسر میں کپڑا بہت سستا فروخت ہوتا ہے اور چھوٹی الائچی بھی وہاں بہت نفیس ہوتی ہے اس لئے تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی ایک تھان ململ کا بیش قیمت جو ۸ر فی گز کا ہو اور دو تھان نینو ۱۰ فی گز کے حساب سے اور ایک تھان لٹھے کا ۴ر گز کا اور پانچ روپیہ کی الائچی خرید کر کے ریلوے میں کسی آئندہ معتبر کے ہاتھ بندے کے پاس روانہ فرمائیں ان روپیوں کی ہنڈوی بروقت پہونچنے اسباب کے روانہ کر دوں گا خاطر جمع رکھیں۔ فقط۔

سید کو

بعد سلام و اظہار اشتیاق کے واضح رائے عالی ہو ان ایام میں بندے نے قرعہ پھنکوالیا ہے اور لوگوں کی زبانی بھی سُننے میں آیا ہے کہ آپ کو بہت غصہ ہے اس سبب سے خواہ مخواہ دو ایک ہنگامے برپا ہوا کرتے ہیں اور جب بندہ کچہری میں سُنتا ہے کہ آپ پر کوئی جرمانہ یا سزا ہوئی تو بندہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ اپنے مزاج کی اصلاح کریں اخلاق کی کتابیں اکثر زیر نظر رکھا کریں اور جس وقت آپ کو غصہ آیا کرے ایک گھونٹ پانی کا پی کر پہلے دل میں یہ سوچا کریں کہ اس غصے کا انجام کیا ہوگا

اور اگر در گذر کروں گا تو اس سے کتنے فائدے ہوں گے انسان کو جو خدا نے حیوان سے زیادہ تمیز بخشی ہے تو صرف عقل ہی کے باعث اُس کو ممتاز کیا ہے حیوان سے اور اگر انسان بھی مثل حیوان کے جنگ اور لڑائی اور غصے میں لگا رہے تو پھر اسمیں اور گائے، بیل میں کیا فرق ہے۔

ہر چند کہ یہ رقعہ پڑھ کر آپ ناراض ہوں گے کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی معلوم ہوتی ہے جب غصے کو دور کر کے تامل فرمائیں گے تو نہایت مفید پائیں گے فقط والسلام باقی خیریت ہے۔

خان کو

بعد سلام و اظہار اشتیاق ملاقات کے واضح رائے عالی ہو کل کے روز بندہ آپ کے محلے میں گیا تھا ارادہ یہ ہوا کہ آپ سے بھی ملاقات کرتا جاؤں جب درِ دولت پر پہونچا تو دو چار باورچی مکان میں اقسام اقسام کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھے اور مردانے مکان سے آواز راگ اور باجے کی جو آئی تو معلوم ہوا کہ اس وقت آپ نہایت عیش میں تھے بندے نے جب دو چار آدمیوں سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ خاں صاحب اس وقت جشن اُڑا رہے ہیں میں نے باعث پوچھا تو معلوم ہوا کہ کوئی سبب خاص نہ تھا سُننے میں آیا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے جب آپ کا دل چاہتا ہے بزم عیش مہیا کر کے چین اور لطف اُٹھاتے ہیں پس ناچار بندہ لوٹ آیا تاکہ آپ کے عیش میں کسی طرح کا خلل نہ آوے مگر چند کلمات نصیحت آمیز بلحاظ اس کے کہ آپ بُرا نہ مانیں گے سُنا کر آپ کی سمع خراشی کرتا ہوں خانصاحب یہ دنیا جائے سرور نہیں ہے اس کی چند روزہ زندگی یا رونق پر مغرور نہ ہونا چاہیے یہ شعر شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آپ نے پڑھے ہوں گے۔

اشعار

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند
کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اس نصیحت پر آپ بھی عمل فرما دیں۔ زیادہ والسّلام۔

میرزا کو

میرزا صاحب مزاج شریف بندہ بخیریت تمام بنارس سے کل مکان پر آیا۔ آپ کا خط مرقومہ ۲۰۔ ماہ حال کا میرے مطالعے سے گذرا دل کو نہایت خوشی و خرمی حاصل ہوئی بندہ بھی آپ سے ملنے کا نہایت مشتاق ہے نیک صلاح کا پوچھنا کیا بسم اللہ تشریف لائیے اور بندے کو ممنون و مشکور فرمائیے ایک فرمائش کرتا ہوں ضرور اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا وہ یہ ہے کہ ایک تھان کمخاب کا اور ایک تھان مشروع کا نہایت بیش قیمت خرید کر لانا قیمت بر وقت ملاقات ادا کی جائے گی۔ فقط زیادہ بجز اشتیاق ملاقات کے کیا لکھوں۔

منشی کو

بعد از سلام و نیاز و اشتیاق ملاقات کے التماس یہ ہے بندے نے سنا ہے کہ آپ طریق تحریر فارسی کا زیادہ تحریر فرماتے ہیں سو منشی صاحب عرض یہ ہے کہ اگلے زمانے میں تحریر خط کا اور طور تھا آج کل بڑے بڑے آداب و القاب مکرر سہ کرر عبارتیں لکھنی معیوب ہیں اور یہ بات قریب عقل کے ہے کہ جہاں تک ہو سکے خطوط میں ایسی مختصر عبارت جو حاوی کل مضمون ہو لکھنی چاہیئے اور بڑا القاب لکھنے سے کیا فائدہ ہے سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ کاتب کی لفاظی ثابت ہو اور مکتوب الیہ میں غرور پیدا کرے صد رحمت دانایان فرنگ کو کہ جنہوں نے انشاء میں بھی بہت اچھا طریق رکھا ہے اگر آپ انگریزی چٹھی پڑھ سکیں اور اس قوم کی انشاء کا طریق ملاحظہ فرمائیں تو آپ کی رائے بھی میری رائے سے متفق ہو جائے منشی صاحب میری یہ غرض نہیں ہے کہ انشائے اردو تابع ہو انشائے انگریزی کے بلکہ چند الفاظ مختصر واسطے القاب کے مقرر کر لینے بہ لحاظ عبارت اور آسانی تحریر کے بہت مفید ہیں۔ والسّلام۔

پنڈت کو

بعد سلام و آرزوئے ملاقات کے واضح رائے شریف ہو مدت ہوئی کہ آپ کی خبر نہیں آئی ایک شخص آپ کی ہجو کرتا تھا میں نے جب اُس سے سبب اُس کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ نے کہیں اُس کو نجوم سے بتایا تھا کہ تیرا مطلب فلانے روز ہوگا برخلاف اس کے وہ کام ہوا اور روبراہ نہ آیا پس آپ بھی عنایت کر کے یہ جھوٹا پیشہ فال بینی اور پترہ دیکھنا چھوڑ کر اچھا پیشہ اختیار کریں ایسے توہمات میں پھنس کر لوگوں کو گمراہ نہ کریں پنڈت صاحب غیب کی خبر کسی کو نہیں سوائے خدا کے اور بھلائی اور برائی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے کسی ستارے وگوکو کچھ ذرا سا بھی اختیار نہیں ہے اگر آپ علمِ ہیئت پڑھیں گے تو آپ کو خوب واضح ہو جاوے گا کہ نجوم کی بنیاد ہی غلط ہے۔ فقط ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

لفافہ لکھنے کا طریق

جالندھر بیرنگ یا پوسٹ پیڈ

بخدمت مشفق و مہربان شیخ برکت اللہ صاحب نائب تحصیلدار کے پہونچے۔

الراقم گوبند سہائے مقام لاہور مؤرخہ ۱۰ جنوری ۱۸۶۳ء

باب دوم عرائض میں

اس زمانے میں عرضی لکھنے کا یہ طریق ہے کہ ایک لکیر کھینچ کر اس کے سرے پر (غریب پرور سلامت) لکھ کر آدھی لکیر کے نیچے کی جگہ خالی چھوڑ کر دوسرے نصف کے نیچے سے اپنا مطلب لکھنا شروع کرے اور اُردو عرضی میں اپنے کو متکلم بنا کر مکتوب الیہ کو مخاطب کرے اور بہت آسانی اور پرا ز مطلب مختصر عبارت مدلل لکھے جس کے الفاظ بہت ملائم اور عاجزی کے ہوں تا کہ سامع پر اُس کا اثر پیدا ہو جس کا نمونہ یہ ہے:۔

غریب پرور سلامت

جناب عالی حسب الحکم حضور کے بندے نے قانون دیوانی اور فوجداری دونوں حفظ کر لئے ہیں اور مدت دراز سے بندہ گورنمنٹ اسکول میں پڑھتا ہے کئی بار بندے نے امتحان میں تمغہ سونے کا پایا ہے اور کتب درسیہ اُردو کی بندے نے سب پڑھی ہیں انگریزی میں بھی اس قدر مہارت بندے کو حضور کی عنایت سے حاصل ہو کہ بات چیت کرسکتا ہوں اور اُردو کا ترجمہ انگریزی میں اور انگریزی کا اُردو میں کر لیتا ہوں حضور کے محکمے میں ان ایام میں ایک تحصیلداری خالی ہے اور بندہ چونکہ روزگار پیشہ ہے اور کوئی وجہ معاش سوائے نوکری کے نہیں رکھتا اور حضور کے سوائے کوئی مربی بندہ کا نہیں ہے لہذا عرضی ہذا گذران کر اُمیدوار ہوں کہ بندہ کی پرورش فرمائی جاوے۔

زیادہ حد ادب۔

عرائض متعلق فوجداری

غریب پرور سلامت

جناب عالی۔ ۱۰ رجنوری سنہ ۱۸۸۳ء کو دو بجے دن کے زمیندار ہر سنگھ موضع ڈسکہ کا تھانے میں آ کر مظہر ہوا کہ آج دس بجے دن کے فیما بین رام سنگھ اور ہر سروپ اور کشن سنگھ ایک طرف اور بلدیو سنگھ اور سیتارام اور پربھو دیال طرف ثانی میں کنواں چلانے پر تکرار اور گالی گلوچ ہو کر خوب لٹھ تلوار کی نوبت پہونچی فریقین سے کئی آدمی مجروح ہوئے اور کشن سنگھ تو ایسا گھائل ہوا کہ اُس سے بولا بھی نہیں جاتا اس لئے میں تھانے میں آیا ہوں فقط حضور عالی میں نے ڈپٹی انسپکٹر کو مع فلاں محرر و فلاں سپاہی کے واسطے تحقیقات اور گرفتاری مجرموں کے موقع واردات پر روانہ کیا متعاقب اُس کے حسب دلخواہ کیفیت مقدمہ اور اسامیان متعلقہ مقدمہ کو چالان کروں گا۔ زیادہ حد ادب۔

معروضہ انسپکٹر پولیس ضلع فلاں تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

غریب پرور سلامت

مسمی کالو سنگھ ساکن موضع گوبند گڈھ نے ایک گائے مجھ سے دس روپے کو خرید کی تھی پانچ روپے دیدیے تھے اور پانچ روپے اُس کے ذمے واجب الادا تھے وعدہ یہ کیا تھا کہ دس دن کے بعد باقی روپے ادا کروں گا سو فدوی واسطے تقاضا کرنے کے بعد گذرنے میعاد دس روز کے گیا تھا نامبردہ نے بارادۂ بدمعاشی مجھ کو سیکڑوں گالیاں دیں اور ایک لاٹھی میرے مونڈھے پر اور ایک میرے سر پر رسید کی چنانچہ دونوں مقام پر ورم موجود ہے اسلئے یہ عرضی بامید تدارک مدعاعلیہ کے حضور میں گذران کر امیدوار ہوں کہ بعد تحقیقات و ثبوت جرم مدعاعلیہ کو سزا دی جاوے اور گواہان مفصلۂ ذیل واسطے ثبوت دعویٰ بندے کے موجود ہیں جسوقت حضور طلب کریں گے حاضر کروں گا جیل سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور کلیاں رائے پٹواری۔ دھونکل شاہ صراف۔ گنڈا سنگھ جاٹ ساکن موضع مذکور۔

عرض فدوی نتھا سنگھ ساکن موضع فلاں ... فلاں

عرائض متعلقہ دیوانی

عرضی دعوے

کالو سنگھ ولد دھونکل نمبردار موضع رام نگر بنام دمودر سنگھ ولد نادھن سنگھ قوم جاٹ ساکن تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ مدعی نمبر ۱ موضع سودھرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مدعاعلیہ

دعویٰ مبلغ ساڑھے ۳۵ سکۂ کمپنی بقیہ زر محاصل سال تمام ۱۸۶۳ء بابت اراضی کاشت مدعاعلیہ واقع پٹی مشرقی موضع رام نگر پرگنہ حافظ آباد بموجب وصول باقی نوشتۂ پٹواری دیٹہ مرقومہ [illegible] سمبت ۱۹۱۹ [illegible] مقام وزیر آباد

غریب پرور سلامت

بنام مدعا علیہ مرقومہ بالا کے نالش کرتا ہوں۔ بیان نالش کا یہ ہے کہ موضع رام نگر پرگنہ وزیرآباد میں دس بسوہ پٹی مشرقی کا نمبردار ہوں اور دس بسوہ پٹی مغربی کے نمبردار چھجو ل متعلق دار نگر کوٹ وغیرہ کے ہیں اور آراضی اور جمع دونوں پٹی کی بموجب ڈگری عدالت کمشنر صاحب بہادر کے فیمابین دونوں نمبرداروں کے ماہ جولائی سنہ ۱۸۶۰ء میں تقسیم ہوگئی ہے مدعا علیہ سنہ ۱۸۶۱ء سے از روئے پٹہ نوشتہ فدوی اور قبولیت نوشتہ اپنی کے آراضی ہٹہ و کنارہ دریائے چناب واقع موضع مذکور کا فدوی کی طرف سے کاشتکار ہے اور پٹہ و قبولیت میں [illegible] پختہ آراضی نمبر فلاں کی مندرج ہے جو ہر سال کاغذ نکاسی پٹواری میں مع لگتہ مندرج قبولیت کے لکھی جاتی ہے اور [illegible] ۱۲ بسوہ پختہ زمین ناقص میں مدعا علیہ کے واسطے رکھ کے رکھا لیتے ہیں اُس پر زر لگتہ نہیں لگتا ہے چنانچہ بابت فصل خریف و ربیع سنہ فصلی فلاں کے مبلغ پانچ سو بیس روپے بابت محاصل مع [illegible] اراضی نمبر فلاں کے واجب الادا تھے اس میں سے [illegible] بدیں تفصیل کہ [illegible] فصل خریف فلاں میں اور [illegible] فصل ربیع سنہ مذکور میں مدعا علیہ نے وصول دیے اور [illegible] مع دامی پٹواری مدعا علیہ کے ذمے باقی رہے سو باوجود طلب و تقاضے کے ادا نہیں کرتا لہذا عرضی نالش ہذا گذران کر امیدوار ہوں کہ [illegible] مع سود مدعا علیہ سے دلا پاؤں اور مدعا علیہ نے سنہ ۱۸۶۲ء میں زراعت نیشکر اور دھان و کپاس وغیرہ کی آراضی مذکور میں کی ہے۔

نمبر	تعداد آراضی	تعداد محاصل	وصول	باقی
فلاں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عرضی

فدوی کالو سنگھ مدعی نمبردار رام نگر

غریب پرور سلامت

میں مدعی بدعوے دلا پانے مبلغ پانچسو روپیہ اصل و سود از روئے تمسک مثبتہ کاغذ اسٹامپ مورخہ بیساکھ بدی اشٹمی سمبت ۱۹۰۵ بنام ہیرالال مدعا علیہ ولد منولال قوم گوجر ساکن موضع سیدوالہ پرگنہ سیالکوٹ کے نالش کرتا ہوں بیان نالش یہ ہے کہ مدعا علیہ نے بیساکھ بدی اشٹمی سمبت ۱۹۰۲ میں تین سو پچاس روپے مجھ سے بمقام سیالکوٹ قرض لے کر پچاس روپے کا تمسک مرقومہ جواہر لال گوجر ساکن موضع مذکور مرقومہ کنوار سدی دیوا داسی سمبت ۱۹۰۳ مثبتہ کاغذ اسٹامپ جو میرے پاس موجود تھا واپس لے کر وہ روپیہ بھی اپنے ذمے اتیخ لیا اور کل چار سو روپے کا تمسک اپنی طرف سے کاغذ اسٹامپ کامل القیمۃ پر بوعدۂ ادائی کل روپے کے اسی دن بمقام مذکور لکھ کر اپنے العبد اور گواہی گواہاں سے مرتب کرا دیا اور بعد تحریر تمسک دو مہینے کے قریب گانوں میں رہ کر دہلی کو چلا گیا دو برس کے بعد وہاں سے پھر آیا میں نے تقاضا کیا تو بہزار دقت و دشواری پچاس روپے ہتی اساڑھ سدی پنچمی سمبت ۱۹۰۷ میں وصول دے کر ظہر تمسک پر وصول لکھائے بعد اس کے باوصف طلب و تقاضے کے اور کچھ وصول نہ دیا اس لئے میں مدعی نادہندی مدعا علیہ سے تنگ ہو کر یہ عرضی نالش بدعوے دلا پانے مبلغ ساھہ اصل باقی اور ماھہ سود بحساب فیصدی ایک روپیہ ماہانہ بتعداد پانچ سو روپے بنام مدعا علیہ کے گذران کر امیدوار ہوں کہ بعد تحقیقات اور انصاف زر اصل مع سود آج کی تاریخ تک مدعا علیہ سے دلا پاؤں اصل ساھہ سود ماھہ ر

عرضے

فلاں بن فلاں مدعی ساکن فلاں معروضہ تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

باب سوم

اس میں چند کاغذات سرکاری دفتروں کے ہیں جو کچہری میں لکھے جاتے ہیں

زمانہ اسلف میں پروانہ جات میں ہر ایک عہدہ دار کا لقب بنظر حیثیت اور رتبے اُس کے کے لکھا جاتا تھا اور القاب طویل چھوڑ کر مختصر القاب تجویز ہوتے تھے۔ اب حکام پنجاب نے اسکا رواج سرکاری کاروبار میں چھوڑ دیا ہے اور صرف بنام تحصیلدار پرگنہ فلاں وغیرہ سرکاری کام میں لکھا جاتا ہے مگر جبکہ تبدیلی یا تقرری کا پروانہ دیا جاتا ہے تو وہ لقب مقرر کردہ لکھا جاتا ہے اس واسطے چند القاب اس جگہ پروانجات کے بلحاظ عہدہ دارانِ زمانۂ حال کے اس نقشے میں لکھے جاتے ہیں۔

نقشۂ القاب پروانہ جات

بنام تحصیلدار۔ رفعت و عوالی مرتبت شکر اللہ خاں تحصیلدار پرگنۂ فلاں بعافیت باشند
ڈپٹی انسپکٹر پولیس۔ شجاعت و شرافت دستگاہ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی شہر انبالہ بعافیت باشند
مدرس اول۔ فضیلت مآب و کمالات اکتساب مولوی فلاں بعافیت باشند۔
حکیم۔ حکمت شعار طبابت وثار حکیم فلاں بعافیت باشند۔

پروانہ

بنام تحصیلدار پرگنہ فلاں ضلع فلاں۔

بملاحظہ تمہاری عرضی معروضۂ ۳ ر دسمبر ۱۸۸۲ء تم کو لکھا جاتا ہے کہ مبلغ گیارہ ہزار روپے تمہارے علاقہ میں باقی ہیں اس قدر باقی رہنا روپے کا طریق کارگذاری سے بعید ہے لازم ہے کہ زر مذکور جلد تر ہر ایک مالگذار سے وصول کر کے بیباقی قسط کی عمل میں لاؤ اور آئندہ مستعد ہو کہ زر قسط باقی نہ رہنے پاوے۔ فقط

۳ ر جنوری ۱۸۸۴ء

مُہر کچہری

دستخط صاحب کلکٹر

حکم نامہ

بنام مالگذاران موضع نگر کوٹ پرگنہ فلاں ضلع فلاں آنکہ

تم کو لکھا جاتا ہے کہ مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت قسط دوم سنہ حال بمیعاد پندرہ روز کے خزانہ تحصیلی میں داخل کرو تاکید جانو۔ فقط تحریر تاریخ ۱۶- اگست ۱۸۸۲ء حوالہ فلاں چپراسی ۲- طلبانہ

دستک لکھنے کا طور

دستک

بنام مالگذاران موضع نورپور پرگنہ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور آنکہ

جوکہ باوجود انقضائے میعاد حکمنامے کے تم نے ایک ہزار روپے بابت قسط دوم سنہ حال ادا نہیں کئے ہیں لہذا یہ دستک تمھارے نام جاری ہوتی ہے لازم کہ فوراً زر مذکور خزانہ تحصیلی میں داخل کرو۔ تحریر تاریخ ۱۴- ماہ مارچ ۱۸۸۱ء

داخلہ

حوالہ چپراسی تحصیل میعاد ۳- یوم فی یوم ۲؍ طلبانہ

داخلہ بابت موضع نورپور پرگنہ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بابت فصل خریف مورخہ تاریخ فلاں ماہ و سنہ فلاں

نمبر شمار	نام موضع	نام نمبردار	تعداد روپیہ	تاریخ داخل کرنے روپیہ کی	نام گذارنیوالے روپیہ کا	تاریخ داخلے دینے کی	العبد گیرندہ داخلہ
۱	نورپور	کالو بدھا	ایک ہزار بیس الصہ صاعہ بدھا ساعہ کالو مال مدرسہ سرکار	یکم جنوری ۱۸۶۴ء	کالو بدھا	یکم جنوری ۱۸۶۴ء	کالو بدھا

العبد تحصیلدار — العبد پیشکار — العبد سیاہہ نویس — العبد قانون گو — العبد خزانچی

اطلاع نامہ لکھنے کا طور

ٹھاکر داس مدعی ولد امید رائے قوم بقال ساکن موضع فلاں بنام موہن سنگھ مدعا علیہ ولد گنگارام قوم گوجر ساکن قصور پرگنہ و ضلع لاہور۔

دعویٰ مبلغ ماصے رسکۂ شاہی زر اصل مع سود بموجب تمسک مثبتہ کاغذ اسٹامپ مرقومہ ۱۲ ار دسمبر ۱۸۸۵ء

اطلاع نامہ

جو کہ مدعی مذکور نے عرضی نالش بدعوے مرقومۂ بالا بنام تمہارے اس محکمے میں دائر کی ہے اسواسطے یہ اطلاعنامہ حسب منشاء ضمن دوسری قانون دوم ۱۸۶۷ء بنام تمہارے جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ ظہر اطلاعنامہ پر رسید اطلاعیابی اپنی کی لکھ کر اندر میعاد پندرہ دن کے حاضر عدالت ہو کر اصالتاً جوابدہی کرو اور جو میعاد کے اندر حاضر عدالت ہو کر جوابدہی نہ کرو گے تو مقدمہ تجویز یکطرفہ فیصل کیا جاوے گا۔ المرقوم ۱۵- مئی ۱۸۸۰ء

اشتہار

بدھو مدعی ولد سدھو قوم بھاٹ ساکن موضع کنجروڑ پرگنہ فلاں ضلع فلاں } بنام فلاں مدعا علیہ ولد فلاں نمبردار موضع فلاں

دعویٰ مبلغ ماصے رسکۂ شاہی زر اصل مع سود

بموجب تمسک مثبتہ کاغذ اسٹامپ مرقومۂ تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں۔

حکم اشتہار کچہری صاحب جج ضلع فلاں

اس مقدمہ میں رپورٹ اطلاع نامہ سے ثابت ہوا کہ تم برندۂ اطلاعنامہ کو نہیں ملے اور اطلاعیابی تمہاری ظہر اطلاعنامہ پر ثبت نہیں ہوئی اسواسطے یہ اشتہار میعادی پندرہ روز کا حسب منشاء دفعہ ۱۳ ضمن دوم ۱۸۶۶ء تمہارے نام جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ پندرہ روز کے اندر حاضر محکمہ ہذا ہو کر اصالتہً یا وکالتہً جوابدہی کرو ورنہ مقدمہ تجویز یکطرفہ فیصل کیا جاوے گا۔

مرقوم ۱۵- جنوری ۱۸۸۲ء

قبالہ نیلامی جسکو قبالۂ سلطانی بھی کہتے ہیں

ارکان قبالہ کے یہ ہیں۔ کہ مکان یا زمین مع حدود اربعہ کس کی ملکیت تھی اب کس کے نام پر نیلام ہوئی کتنے روپے پر چھوٹی۔ اس مالک کو اختیار ہر ایک تصرف کا اس بیع پر حاصل ہے تحریر تاریخ۔ روز۔ دستخط حاکم کے۔ مہر نیلام کرنے والے کی۔ مہر حاکم کچہری کی۔

واضح ہو کہ ایک خشتی دیوار واقع انارکلی جس کی چارحدیں اس تفصیل سے ہیں۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
بدھو کی دکان سے ملحق	سڑک	ہمدم کا مکان	کوچۂ شمالی

ملکیت بدھو حلوائی کی بنام شیخ کریم بخش خرچۂ اجراے ڈگری میں جو عدالت دیوانی محکمۂ جج آف اسمال کاز کورٹ سے جاری ہوکر ۷۔ دسمبر ۱۸۶۶ء کو قرق ہوئی اور بعد تعمیل حکم قانون ہفتم ۱۸۶۸ء کے علانیہ مجمع عام میں نیلام ہوئی۔ اور شیخ عتیق اللہ ساکن دہلی دروازہ نے دوسو روپیہ کو اُس سے خرید کر کے سرکار میں روپیہ داخل کردیا جسقدر مدعا علیہ مذکور کا حق مالکانہ اس دکان میں تھا اب ہی خریدار نیلام کی طرف منتقل ہوا خریدار نیلام مذکور اپنے تئیں مثل مالک سابق کے مستقل اور اُس کے بیع ڈالنے کا اور گرو رکھنے کا مختار کامل جانے۔ مرقومہ ۳۔ جنوری ۱۸۶۸ء

اقسام ضمانت

جس ضمانت میں یہ اقرار ہو کہ اس شخص کو میں حاضر کردونگا وہ حاضر ضامنی کہلاتی ہے اور مال ضامنی میں یہ اقرار ہوتا ہے کہ فلانے شخص نے اسقدر روپیہ داخل نہ کیا تو اُس کے عوض میں روپیہ داخل کردونگا۔ اور فعل ضامنی میں ضمانت اسکی ہوتی ہے کہ اب اس سے بدفعلی وقوع میں نہ آوے گی اگر آوے تو میں اسکا ضامن ہوں جو سزا یا جرمانہ سرکار چاہے مجھ پر کرے۔

مال ضامنی

منکہ شیخ عتیق اللہ ولد شیخ نجیب اللہ ساکن موچی دروازہ لاہور کا ہوں جو کہ امانت خاں ساکن

بھاٹی دروازہ نے ایک منزل حویلی کی دخلیابی کی ڈگری حاکم ضلع سے پائی اور عدالت سے حکم ہوا کہ ضامنی لے کر ڈگری جاری ہو سو میں اُس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ اپیل میں ہار جاوے تو جتنا اُس کا صرف ثابت ہوگا بلا عذر اپنے پاس سے دوں گا اور موضع نور پور کہ جو میری جائداد ہے اس ضامنی میں مکفول کرتا ہوں جب تک اپیل سے مقدمہ فیصل نہ ہوگا اُس کو رہن یا بیع نہ کر سکوں گا۔

دوسرے طرز پر

فلاں شخص نے جو ہزار روپے کے گیہوں فلاں شخص سے خریدے ہیں اُس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ اگر وہ میعاد کے اندر روپیہ نہ ادا کرے گا تو میں اپنے پاس سے دوں گا۔

حاضر ضامنی

بدھامل جو حلف دروغی میں ماخوذ ہوا ہے اور اس سے حاضر ضامنی طلب ہے سو میں اُس کا حاضر ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جب بدھامل کی عدالت میں طلبی ہوگی تب میں حاضر کر دوں گا اور اگر حاضر نہ کر سکوں گا تو اُس کے عوض خود جوابدہی کروں گا۔

العبد
خیراتی مل

فعل ضامنی

بدھامل جو قمار بازی میں پکڑا گیا ہے میں اُسکا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ اُس سے کبھی حرکت ناشایستہ نہ ہوگی اور اگر ہوگی تو جوابدہی اُسکی میرے ذمے ہوگی مرقومہ ۲۶ اپریل ۱۸۸۴ء

العبد
سدھو

گواہ شد
فلاں

گواہ شد
فلاں

فارغ خطی

میں کہ بدھامل ساکن لاہور کا ہوں

جو کہ مجھ سے اور بہاری لال سے بابت بزازی کے حساب و کتاب لین دین کا تھا آج میرے اور اُسکے بالمواجہ سارا حساب طے ہو کر جو کچھ روپیہ میرا ذمے اُسکے اپنا نکلا اُس نے ادا و بیباق کر دیا اب کچھ باقی نہیں رہا اور نہ حساب و کتاب میں کچھ تغلب اور تصرف

پایا گیا اسواسطے یہ فارغ خطی لکھدی کہ سند رہے۔ مرقوم ۲۵۔ ستمبر ۱۸۷۷ء

راضی نامہ

میں کہ لال چی مل ساہوکار لاہور کا ہوں۔

جو کہ میں نے لالہ اچھرو مل مدعا علیہ کے نام پچاس روپیہ قرضہ تمسک کی نالش کی ہے آج مدعا علیہ نے کچھ دے کر باقی کا اقرار کر کے مجھے راضی کر لیا ہے اسواسطے یہ راضی نامہ لکھ دیا۔ مرقوم ۲۔ جنوری ۱۸۸۳ء

باب چہارم

اس میں وہ کاغذات ہیں جو دنیاداروں کو معاملات دنیاوی میں کارآمد ہوتے ہیں۔

کابین نامہ

یعنی مہر کا کاغذ۔ مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب نکاح کرتے ہیں ایک کاغذ مہر کا عورت کو لکھ دیتے ہیں اس کاغذ میں تعداد روپے کی درج ہوتی ہے اور اقرار نکاح کا ہوتا ہے گویا وہ ایک سند نکاح کی ہے اور عورت اس سند سے نالش کر کے مہر لے سکتی ہے۔

اقرار شرعی او صحیح اپنی صحت اور درستی عقل میں یہ کرتا ہوں کہ میں نصیر اللہ ابن امین اللہ رہنے والا قصبہ امین آباد کا مسماۃ زینت النسا بنت سعادت خاں ساکن قصبہ مذکور کو بعوض مہر دو ہزار روپے کے جس کا نصف معجل اور نصف مؤجل ہے بموجب رسم شریعت اسلام کے اپنے نکاح میں لایا ہوں اور مسماۃ مذکور کی طرف سے محمد خاں وکیل مطلق ہے اُس نے شبراتی و نجیب اللہ خاں جو گواہ ہیں اُن کے روبرو صحیح گواہی اس طور پر دی کہ مسماۃ مذکور نے برضا و رغبت خود میرے نکاح میں آنا منظور کیا اس لئے موافق شریعت کے میں نے روبرو ان دونوں گواہوں اور وکیل مطلق کے ایجاب شرعی کیا اور مسماۃ مذکور کو اپنے نکاح میں لایا اور یہ کابین نامہ لکھ دیا۔ تحریر تاریخ ۳۔ نومبر ۱۸۸۲ء

مُہر قاضی کی پیشانی پر اور گواہوں کی گواہی نیچے لکھنی چاہیے۔

ودیعت نامہ

میں کہ بوٹا ساکن لاہور کا ہوں اقرار شرعی اور صحیح اس بات کا کرتا ہوں کہ شیخ شبراتی متوطن اترولی نے چار صندوق اسباب کے بھرے ہوئے اور پانچسو روپے نقد بطور امانت میرے پاس رکھے ہیں اس اقرار پر کہ جسوقت شیخ شبراتی نقد اور صندوق اسباب مذکورہ بالا طلب کرے فوراً بے تکرار و بے عذر حوالہ کر دوں گا اور اس کے مال کی حفاظت حتی المقدور بہت کروں گا اور نہایت بند و بست رکھوں گا اگر خدانخواستہ کسی طرح کا اس مال میں نقصان میری طرف سے ہو یا میرے خرچ میں اُٹھ گیا تو اسکا تاوان بھرونگا اسلئے یہ چند کلمے بطور ودیعت نامے کے لکھ دیے کہ بروقت ضرورت کام آویں۔ تحریر ۴۔ جنوری ۱۸۶۳ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
بوٹا ساکن لاہور	مہا ولد شیخو	نانو وجُمّا

بیعنامہ

میں کہ جمنا داس ولد رام داس قوم کھتری رہنے والا لاہور کا ہوں جو کہ ایک حویلی واقع بستی دروازہ جسکی عمارت پختہ اس تفصیل سے ہے کہ مشرق اور جنوب اور شمال کی طرف دالان سنگین اور خشتی ہیں جن میں مشرقی دالان کے دونوں طرف دو کوٹھریاں مع دو جوڑی کواڑ اور جنوبی دالان کی بغل میں دونوں طرف تین کوٹھریاں ایک اکہری اور دو کوٹھری دوہری مع تین جوڑی کواڑ اور شمالی دالان کے قریب ایک باورچی خانہ اور ایک آبدار خانہ اور پچھم کی طرف جائے ضرور مسقّف مع دو جوڑی کواڑ کے جس کی بغل میں ڈیوڑھی مسقف مع دو جوڑی کواڑ کے ہے اور ڈیوڑھی کی چھت پر بالاخانہ جسکے چاروں طرف آٹھ دروازے مع آٹھ جوڑی کواڑ ساخت انگریزی کے اور صحن میں ایک چبوترہ نشست کے لئے چاروں طرف چار درخت پیپل کے لگے ہیں۔ حدود اربعہ یہ ہیں۔

شرقی — ملحق مکان منا بقال سے	غربی — ملحق پنا مل حلوائی کے مکان سے
جنوبی — سدھو مل کی دیوار سے ملحق	شمالی — ہیرا لال کے مکان سے ملحق

اور یہ حویلی میری موروثی زر خرید میرے بزرگوں کی ہے اور کئی پشت سے بلا شرکت غیرے میرے قبضے میں چلی آتی ہے اب وہ برضا و رغبت خود دو ہزار پانچسو روپے کے عوض جس کے نصف ایک ہزار ڈھائی سو روپے ہوتے ہیں بدری داس ولد بشن داس ساکن لاہور کے ہاتھ بیچ ڈالی اور کل روپے اُس کی قیمت کے خریدار مذکور سے لے کر اپنے قبضے میں لایا یہ بیع کامل ہو چکی اور میں بائع اپنے ہوش و حواس کی درستی اور عقل کی ثبات میں بغیر کسی کے سکھلائے پڑھائے یہ قبالہ بیعنامہ لکھ کر اقرار کرتا ہوں کہ اس بیعنامے کے باب میں مجھ کو یا میرے وارثوں کو خریدار سے یا اُس کی آل و اولاد سے کسی طرح کا دعوے نہ ہوگا اور اگر کوئی شریک و حصہ دار پیدا ہو اور اُس مکان میں کچھ اپنا دعوے یا جھگڑا نکالے اُس کی جوابدہی میرے سر ہے اس واسطے یہ بیعنامہ لکھ دیا کہ سند رہے اور تین قطعے پہلی دستاویزوں کے کہ بزرگوں کے عہد سے میرے پاس چلے آتے ہیں خریدار مذکور کو سپرد کر دیے۔

المرقوم ۵۔ جنوری ۱۸۶۲ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
جمنا داس ولد رام داس ساکن لاہور	بابو رام حسب پڑوسی	نظام الدین شفیع	خاکروب فلاں

ہبہ نامہ

میں کہ جمنا داس ولد رام داس قوم کھتری رہنے والا امرتسر کا ہوں بحالت صحت و ثبات عقل بدوں کسی کے جبر کے برضا و رغبت خود اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مواضع پچاس بیگہ زمین مع چار حدوں کے لاخراجی جو اسی شہر میں واقع ہے اور مملوکہ و مقبوضہ بلا شرکت غیرے میری ہے اور اب تک وہ میرے قبضے میں ہے اور اب وہ تمام زمین مع سب حقوق داخلی اور خارجی کے لالہ لچھمن لال ولد کنھیا لال کو جو یہیں رہتا ہے میں نے ہبہ کر دی ہے اور بخشدی چنانچہ زمین مذکور اپنے قبضے سے چھوڑ کر موہوب الیہ کو سپرد کر دی اگر میں پھر بھی اُس پر دعوے کروں تو جھوٹا ہوں اس واسطے یہ چند کلمے

بطریق ہبہ نامے کے لکھ دیے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آویں۔ فقط
تحریر تاریخ ۱۵۔ فروری ۱۸۶۳ء

رہن نامہ

میں کہ سردار جودھا سنگھ ولد سردار نونہال سنگھ ساکن اٹاری کا ہوں بحالت صحت اور درستی حواس کے اقرار کرتا ہوں کہ مواضی دس بیگہ زمین جو کہ اسی جگہ واقع ہے اور میری ملک اور قبضے میں ہے اور آمدنی سالانہ اُس کی دوسو روپے ملتے ہیں ان ایام میں اس زمین کو مع چاروں حدوں کے اور تمام حقوق داخلی اور خارجی کے بعوض ایک ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کے لچھمن سنگھ ولد تھان سنگھ ساکن لاہور قوم کھتری کے پاس دس برس کی میعاد پر گرو رکھی اور روپے سب اپنے قبضے میں لے آیا ہوں اقرار یہ ہے کہ دس برس تک جو جنس اس زمین میں پیدا ہو اُسکا مالک مرتہن ہے اور مرتہن نے یہ بات قبول کی اور زمین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے، اب مرتہن کو چاہیے کہ جب تک اپنے روپے نہ پاوے تب تک اس زمین پر مع سب چیزوں کے جو اس میں پیدا ہوتی ہیں اپنا قبضہ رکھے اور مجھ کو اس زمین کی پیداوار پر کچھ دعوے نہیں اگر میعاد میں اُس کے روپے نہ ادا کروں تو وہ ساری زمین مرتہن کی ہو جاوے گی پھر مجھ کو کچھ دعوے اس زمین کا نہ رہے گا، اس واسطے یہ چند باتیں بطریق رہن نامے کے لکھ دیں کہ حاجت کے وقت کام آویں۔

تحریر تاریخ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۳ء

تفصیل زمین مرہونہ کی حدوں کی

شرقی	غربی
حد پورب کی ملی ہوئی رام جس کی زمین سے	حد پچھم کی ملی ہوئی گوپال کی زمین سے
شمالی	جنوبی
حد شمالی ملی ہوئی رام دھن کی زمین سے	حد دکھن کی ملی ہوئی بوٗلی کی زمین سے

اجارہ نامہ

میں کہ شیخ رمضانی ولد شیخ سبحانی رہنے والا لاہور کا ہوں اقرار شرعی اور صحیح اس طرح پر کرتا ہوں کہ موضع رام نگر جو علاقہ خراج کا ہے اور ملک اور قبضے میں میرے ہے اور اب تک بغیر شرکت دوسرے کے میرے قبضہ مالکانہ میں رہا ہے اور مالگذاری اس کی ان ایام میں ایک ہزار روپیہ ہے ان دنوں اس گانوں کو مع جنگل بنجر اور جتنے گھر اسمیں آباد ہیں اور تمام حقوق اور مرافق داخلی و خارجی کے بوٹامل کھتری کو جو یہیں رہتا ہے پانچسو روپے کے عوض کہ اسی قدر روپے کھتری مذکور کے مجھ پر قرض ہیں دو سال کی میعاد پر اجارہ دیا کھتری مذکور نے بھی یہ بات قبول کی اور اُس پر اپنا قبضہ اور دخل کر لیا مناسب ہے کہ بوٹامل تردد آبادی اُس گانوں کی اور تحصیل کلی کرکے اُس کی آمدنی سے مالگذاری سرکار کی ادا کرے اور اسقدر روپیہ بابت فلاں امر کے اور پھر جو باقی بچے اُسکو اپنے قرض میں وضع کرے اور سوائے اُسکی آمدنی کے اگر بوٹامل کچھ اور پیدا کرے تو وہ اُسی کا ہے میرا اُسپر کچھ دعوے نہیں وہ حق بوٹامل کا ہے اور اگر گانوں میں آمدنی مقررہ سے کچھ کمی ہو جاوے تو جس قدر کمی ہو گی وہ میں بھروں گا اس واسطے یہ چند کلمے بطریق اجارہ نامہ کے لکھ دیے کہ ان کی سند رہے۔

لکھا ہوا یکم فروری ۱۸۶۲ء کا

العبد	گواہ شد	گواہ شد
شیخ رمضانی مالگذار	شیخ بسو	نتھو کھتری

کرایہ نامہ

میں کہ لالہ سوداگر مل ولد لکھی رام ساکن دہلی کا ہوں جو میں نے ایک حویلی مملوکہ و مقبوضہ

شیخ شبراتی واقع لاہوری دروازہ کی پانچ روپے مہینے پر اپنے رہنے کے واسطے کرایہ
ولی ہے اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مقررہ مالک مذکور کو دیتا رہوں گا اور مکان کی شکست و
ریخت کی مرمت کے سوا اور جتنے خرچ آراستگی اور آرائش مکان اور چوکیداری وغیرہ کے ہیں
سب میرے ذمے اور جسوقت مالک کو اپنا مکان خالی کرانا منظور ہو ایک ماہ پہلے مجھ کو خبر دے
مدتِ مذکور کے اندر مکان خالی کر دوں گا اور اگر ماہ بماہ کرایہ نہ دوں یا کچھ اور تکلیف
مالک مکان کو ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ جب چاہے مکان خالی کروالے۔

المرقوم ۲۴۔ ماہ جولائی ۱۸۶۴ء

اور اگر امیر یا رئیس کی طرف سے سرخط لکھنا ہو تو اس طور پر لکھنا چاہیے۔

باعث تحریر آنکہ

جو کہ ایک مکان مملوکہ بدھو واقع لاہوری دروازہ دس روپے کرایہ ماہواری کو ہم نے
لیا ہے اقرار کرتے ہیں کہ کرایہ مقررہ ماہ بماہ دیے جائیں گے اور جب مالک اپنا مکان خالی
کرانا چاہے گا تو ایک مہینے کی مہلت سے خالی کر دیں گے اسواسطے یہ سرخط لکھ دیا کہ سند ہو۔

تحریر تاریخ ۲۔ جنوری ۱۸۶۲ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
دستخط راقم	برکت رائے مہاجن	دھونکل سنگھ کھتری

تمسک

منکہ راجہ رام ولد دولت رام قوم کھتری ساکن فیروزپور کا ہوں جو کہ آٹھ سو روپیہ سکہ
رائج الوقت جس کے نصف چار سو روپے ہوتے ہیں لالہ بُلاقی رام ساہوکار سے ایک روپیہ
فی صدی سود پر قرض لے کر اپنے خرچ میں لایا ہوں اقرار کرتا ہوں کہ سب روپے مع سود
روپیہ سیکڑہ کے حساب سے ایک برس میں خواہ بدستور قسطوں کے ایک مشت

ادا کر دوں گا اسمیں کچھ عذر و حیلہ نہ ہوگا اسواسطے یہ تمسک لکھ دیا کہ سند رہے۔ فقط

المرقوم ۲- نومبر ۱۸۷۶ء

العبد	گواہ شد	گواہ شد
راجہ رام مصرا	دوبے رام بزاز	بھگت رام پرشاد

وقف نامہ

میں غلام حسین ولد نظام علی ساکن راولپنڈی اقرار کرتا ہوں کہ موازی نو بیگہ زمین لاخراجی جو میری موروثی بلا شرکت غیرے ہے اور اب تک میرے قبضہ اور تصرف میں چلی آتی ہے اسمیں سے ایک سرائے پختہ اور ایک تالاب پختہ بنانے کو دو بیگہ زمین علیحدہ کر کے جو سات بیگہ بچی سو وہ اُس سرائے موصوف کے خرچ کے واسطے میں نے وقف کر دی اور احمد خاں جو اپنے قصبہ کا رہنے والا ہے اور آدمی معتبر ہے اُسکو متولی اُس سرائے کا کیا تاکہ مسافروں کو آرام ملے اور بلا ادائے کرایہ کے اُس سرائے میں جس کا جی چاہے اُترا کرے اور متولی مذکور خبر گیراں سب کا رہے اب مناسب ہے کہ متولی مذکور اُس زمین کی پیداوار کو اپنے مصرف میں لاوے اور خبر گیری اُس سرائے کی رکھے اس لئے یہ چند کلمے بطریق وقف نامے کے لکھ دیے کہ سند رہے۔

مرقومہ ۳- اگست ۱۸۷۴ء

پٹہ

قول و قرار

پٹہ کالو ولد سبحانا کاشتکار موضع کاموگی

اقرار سلطان خاں نمبردار موضع کاموگی پرگنہ شیخوپور ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے

یہ ہے کہ میں نے پانچ بیگہ زمین مزروعہ نمبر ۳۳ واقع کاموگی حسب درخواست کالو مذکور کے جس نے تیس روپیہ سالانہ بوعدہ پانچ برس کے لی اس کی کاشتکاری میں دی اقرار یہ ہے کہ نصف روپیہ فصل خریف اور نصف ربیع میں مجھ کو دیتا رہے اور اگر اس قول و قرار کو توڑے تو ڈپٹی کمشنر صاحب کی کچہری میں نالش کر کے ہیچ کا روپیہ اُس سے وصول کرلوں اور پھر چاہوں تو اُس کو بے دخل بھی کردوں اس واسطے یہ پٹہ لکھ دیا کہ حاجت کے وقت کام آوے۔ فقط

مرقوم ۱۰ جنوری ۱۸۶۲ء

قبولیت

میں کہ کالو ولد سجانا ساکن موضع کاموگی پرگنہ شیخوپور کا ہوں جو کہ میں نے پانچ بیگہ زمین مزروعہ نمبر ۳۳ واقع کاموگی پرگنہ شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ سلطان خاں نمبردار موضع مذکور کی اپنی کاشت میں لی اقرار یہ ہے کہ ہیچ کا روپیہ نصف فصل خریف اور نصف فصل ربیع میں ادا کرتا رہوں گا اور جو ایسا نہ کروں تو نمبردار سرسری میں نالش کر دے اور جس وقت چاہے وہ اپنی زمین سے بے دخل کر دے اسواسطے یہ قبولیت لکھ دی کہ سند رہے اور حاجت کے وقت کام آوے۔ فقط

تحریر تاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۶۲ء

رسید

میں کہ بدھامل ولد مادھو پرشاد ساکن بھاٹی دروازہ لاہور کا ہوں جو ہزار روپے بابت فروخت اناج کے ہیرالال کھتری کے ذمے میرے لینے تھے سو آج اُس سے مجھ کو وصول ہو گئے کچھ باقی نہیں رہا اب مجھ کو اُس سے کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا

اس واسطے یہ رسید لکھ دی کہ سند ہو۔

مرقومہ ۱۰ - جنوری ۱۸۶۳ء

جو کسی اہلِ عزّت کی طرف سے لکھنی ہے اُس کا نمونہ یہ ہے

رسید

باعث تحریر آنکہ

اس قدر روپیہ بابت فلانی بابت کے فلانے شخص سے آج کے روز میں نے وصول پایا اور دام دام وصول ہو گیا کچھ باقی نہ رہا۔ فقط۔

تحریر تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

العبد

فلاں

وَصِیَّت نامہ

میں فلاں ابن فلاں کا ہوں

چونکہ میں مدت سے بیمار ہوں اور زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں اسلئے اپنی آمدنی اور جائداد کا اپنی عین حیات میں بندوبست اس طور سے کرتا ہوں کہ پہلے میری جائداد سے میرا قرضہ ادا کیا جاوے بعد ازاں اسقدر فلاں شخص کو اور اسقدر فلاں کو اور اسقدر خیرات میں دینا چاہیئے۔ اسی طرح پر جیسا انتظام جس کو کرنا منظور ہو لکھا سکتا ہے۔ فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مفید انشاے اُردو بحکم مالک مطبع جناب راجہ رام کمار صاحب باہتمام مین بہاری کپور منیجر ماہ جنوری ۱۹۵۳ء مطبع راجہ رام کمار لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپکر شائع ہوا